DARUL IFTA AHLESUNNAT

دار الافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)

خواتین سے متعلق ایک اہم فتویٰ بنام

لیکوریا کا شرعی حکم

تالیف:

حضرت مولانا محمد ساجد عطاری زِیدَ مَجدُہٗ

پیشکش:

مجلسِ افتاء

(دعوتِ اسلامی)

www.dawateislami.net

(دعوتِ اسلامی)
دارالافتاءاہلسنّت
DARUL IFTA AHLESUNNAT

خواتین سے متعلق ایک اہم فتوی بنام

لیکوریا کا شرعی حکم

تالیف:

زِیدَ مَجدُہٗ
حضرت مولانا محمد ساجد عطاری

پیشکش:

مجلسِ افتاء
(دعوتِ اسلامی)

www.dawateislami.net

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلی آلک واصحبک یاحبیب اللہ

دار الافتاء اہلسنت

مکتبۃ المدینہ، گنج بخش مارکیٹ، مرکز الاولیاء، داتا دربار لاہور پاکستان

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ عورتوں کو لیکوریا کے مرض میں شرمگاہ سے جو رطوبت خارج ہوتی ہے، کیا یہ ناپاک ہوتی ہے اور کیا اس کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

لیکوریا کا حکم تین شقوں کی صورت میں درج ذیل ہے: (پہلی شق سب سے زیادہ پیش آنے والی صورت ہے اور دوسری اس سے کم پیش آتی ہے اور تیسری اس سے بھی کم بلکہ شاذ و نادر ہے۔)

(1) لیکوریا میں جو رطوبت عورت کی شرمگاہ سے خارج ہوتی ہے، یہ پانی کی طرح شفاف ہو یا سفید رنگ کی ہو، گاڑھی ہو یا رقیق (پتلی)، بو والی ہو یا بغیر بو، یہ پاک ہے، نہ اس سے کپڑے ناپاک ہوں گے اور نہ اس سے وضو ٹوٹے گا، اگرچہ یہ رطوبت زیادہ خارج ہو، بلکہ اگرچہ اس زیادہ خارج ہونے کو بیماری یا Abnormal شمار کیا جاتا ہو (جس طرح نزلے کی صورت میں زیادہ رطوبت آنا بیماری شمار ہوتا ہے، لیکن اس کے باوجود یہ رطوبت ناپاک نہیں ہوتی۔)

امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ کے مذہب کے مطابق عورت کی شرمگاہ سے جو رطوبت خارج ہوتی ہے، یہ جسم کی دیگر رطوبتوں کی طرح مطلقاً پاک ہے، اگرچہ یہ شرمگاہ کے اندرونی حصے یا رحم سے آئے۔ یہی بات مذہب حنفی میں معتمد ہے۔ جس کے دلائل درج ذیل ہیں:

درمختار و ردالمحتار میں ہے: "وما بين الهلالين من رد المحتار:" أما عنده (عند الإمام) فهي طاهرة كسائر رطوبات البدن جوهرة (وظاهر كلامه في آخر الفصل الآتي أنه المعتمد)" ترجمہ: بہر حال امام اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کے نزدیک عورت کی شرمگاہ کی رطوبت پاک ہے، جس طرح بدن کی دیگر

رطوبتیں پاک ہیں، جوہرہ۔ (علامہ شامی اس پر فرماتے ہیں:) اور اگلی فصل کے آخر میں جو شارح کا کلام ہے، اس سے ظاہر یہی ہے کہ یہی قول معتمد ہے۔

ردالمحتار میں اسی مقام پر ہے: "وأما رطوبة الفرج الخارج فطاهرة اتفاقا" ترجمہ: بہرحال فرج خارج کی رطوبت تو بالاتفاق پاک ہے۔ (درمختار وردالمحتار، جلد1، صفحہ313، دارالفکر، بیروت)

علامہ شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: " ولذا نقل في التتارخانية أن رطوبة الولد عند الولادة طاهرة، وكذا السخلة إذا خرجت من أمها، وكذا البيضة فلا يتنجس بها الثوب ولا الماء إذا وقعت فيه" ترجمہ: (کیونکہ شرمگاہ کی رطوبت پاک ہے) اسی لیے صاحب تتارخانیہ نے نقل فرمایا کہ ولادت کے وقت بچے پر جو رطوبت ہوتی ہے، وہ پاک ہے۔ اسی طرح بھیڑ / بکری کا بچہ جب اپنی ماں سے خارج ہو (تو وہ پاک ہے)، یونہی انڈے کا حکم ہے، لہذا اس کی وجہ سے کپڑا ناپاک نہیں ہو گا اور اگر یہ پانی میں گر گیا، تو پانی بھی ناپاک نہیں ہو گا۔ (درمختار وردالمحتار، جلد1، صفحہ349، دارالفکر، بیروت)

امام اہلسنت سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن ردالمحتار کی عبارت: " رطوبة الولد عند الولادة طاهرة " کے تحت لکھتے ہیں: "أقول: هذا نص صريح في المذهب في طهارة رطوبة الرحم..... الخ " ترجمہ: اقول (میں کہتا ہوں): رحم کی رطوبت کے پاک ہونے پر یہ مذہب میں صریح نص ہے۔ (جدالممتار، جلد2، صفحہ402، مكتبة المدينه، کراچی)

امام اہلسنت علیہ الرحمۃ مزید ایک مقام پر لکھتے ہیں: "وقد تحقّق عندي بتوفيق الله تعالى: أنّ رطوبة الرحم أيضاً طاهرةٌ عند الإمام، وإنّ الفرْج في قولهم: " رطوبة الفرج طاهرة " عنده بالمعنى الشامل للفرْج الخارج والفرْج الداخل والرحم، وإن مايُرى من بعض الفروع القاضية بنجاسة رطوبة الرحم فإنّها تَتَفَرّعُ على قولهما بنجاسة رطوبة الفرْج، والفروع القاضية بطهارة رطوبة الرحم ماشيةٌ على قوله " ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی توفیق سے میرے نزدیک یہ بات محقق (ثابت) ہو چکی ہے کہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک رحم کی رطوبت بھی پاک ہے اور فقہاء جو یہ فرماتے ہیں کہ "فرج کی

رطوبت امام اعظم کے نزدیک پاک ہے۔" تو فرج کا لفظ ایسے عمومی معنی کے لیے ہے جو فرج خارج، فرج داخل اور رحم سب کو شامل ہے اور بعض فروع (مسائل) جن سے رحم کی رطوبت کا ناپاک ہونا معلوم ہوتا ہے۔ یہ صاحبین کے قول پر متفرع ہیں جس کے مطابق فرج کی رطوبت ناپاک ہے اور وہ فروع (مسائل) جن سے رحم کی رطوبت کے پاک ہونے کا فیصلہ ہوتا ہے وہ امام اعظم رضی اللہ عنہ کے قول پر جاری ہیں۔

(جدالممتار، جلد1، صفحہ407، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

حضور صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: "عورت کے آگے سے جو خالص رطوبت بے آمیزشِ خون نکلتی ہے ناقضِ وضو نہیں، اگر کپڑے میں لگ جائے تو کپڑا پاک ہے۔"

(بہارشریعت، جلد1، صفحہ304، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

(نوٹ: ان عبارات سے امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا موقف بالکل واضح ہو گیا اور یہ بات ثابت ہو گئی کہ جو لوگ لیکوریا کی رطوبت کو حنفی مذہب کے مطابق فقط اس وجہ سے ناپاک کہتے ہیں کہ یہ رطوبت رحم یا شرمگاہ سے خارج ہوتی ہے، ان کی یہ بات حنفی مذہب کے رو سے بالکل غلط ہے۔)

(2) اگر یہ رطوبت ایسی شکل و کیفیت کی ہے کہ جس سے اس میں خون شامل ہونے کا گمان ہوتا ہے۔ مثلاً: یہ رطوبت سرخ رنگ کی یا سرخی لیے ہوئے نکل رہی ہے یا پیلے رنگ کی ہے، تو اب اس کے بہنے سے وضو ٹوٹ جائے گا اور یہ ناپاک شمار ہو گی، کیونکہ رنگ میں ایسی تبدیلی، اس رطوبت میں خون کی آمیزش کا شبہ ڈالتی ہے، لہذا اسے احتیاطاً ناپاک شمار کیا جائے گا اور اس سے وضو ٹوٹنے کا حکم ہو گا۔ (جیسا کہ ناف سے بلا مرض پیلا پانی بہے، تو اسے فقہائے کرام نے ناپاک اور ناقضِ وضو شمار فرمایا۔)

(3) اس کے علاوہ ایک اور ممکنہ صورت ہو سکتی ہے، اگرچہ وہ بہت کم اور شاذ و نادر ہی پیش آئے گی۔ وہ یہ کہ اگر جسم کے اندر کوئی مرض ہے جس کی وجہ سے یہ رطوبت نکل رہی ہے، تو پھر اس رطوبت کو ناپاک کہیں گے۔ واضح رہے کہ یہاں مرض سے لیکوریا کا مرض مراد نہیں، بلکہ مراد یہ ہے کہ جسم کے اندر کوئی زخم بنا ہے یا آبلے، ناسور اور پھنسیاں وغیرہ ہیں یا اس طرح کا کوئی مرض ہے جس سے یہ رطوبت نکل رہی ہے، تو اب بھی اسے ناپاک کہیں گے۔

اور ظاہر ہے کہ اس طرح کے اندرونی مرض کا علم میڈیکل ٹیسٹ اور ماہر مستند باعتماد ڈاکٹر کے بتانے سے یا اندرونی معائنہ وغیرہ سے ہی ہو سکتا ہے، ورنہ اس کا علم نہیں ہو گا اور جب تک اس طرح کے مرض کا علم و ثبوت حاصل نہ ہو اس وقت تک وہی دو صورتیں رہیں گے، جو اوپر بیان ہوئیں کہ اگر خالص رطوبت آئے جس میں خون کی آمیزش کا کوئی اثر نہ ہو تو وہ پاک شمار ہو گی اور اگر خون کی آمیزش کا اثر ہے، تو پھر ناپاک شمار ہو گی۔

ہاں مرض معلوم ہونے کی ایک اور صورت بھی ہو سکتی ہے، وہ یہ کہ رطوبت درد کے ساتھ خارج ہو رہی ہو، تو یہ بھی مرض معلوم ہونے کے حکم میں ہے (لہذا اس رطوبت کو بھی ناپاک شمار کیا جائے گا چاہے وہ کسی بھی کیفیت میں ہو) کیونکہ رطوبت نکلتے وقت درد ہونا ہی زخم کی دلیل ہوا کرتا ہے۔ "درد کے ساتھ خارج" ہونے کا مفہوم سمجھنا ضروری ہے، وہ یہ ہے کہ درد رطوبت نکلنے کے وقت ہو اور جس مقام سے رطوبت خارج ہو رہی ہے اسی مقام پر درد ہو۔ جس طرح آنکھ میں درد ہے اور رطوبت بہہ رہی ہے یا کان کے اندر درد ہے اور وہیں سے رطوبت نکل رہی ہے، تو اب درد کے ساتھ رطوبت کا نکلنا ہی وہاں زخم ہونے کی دلیل ہے، یونہی شرمگاہ سے جب رطوبت نکل رہی ہے، تو اس رطوبت کے نکلنے کے مقام پر نکلتے وقت درد بھی ہو رہا ہے، تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہاں کوئی زخم ہے جس سے یہ رطوبت نکل رہی ہے۔ (درد کس مقام پر ہو رہا ہے اس کا اندازہ مبتلا شخص کو خود ہو جاتا ہے اور اس کا اپنا ظن غالب اس بارے میں معتبر ہے۔) لہذا اگر رطوبت تو نکل رہی ہے، لیکن ویسے کمزوری وغیرہ کی وجہ سے پورے جسم میں درد ہو رہا ہے، یا ٹانگوں میں درد ہے، تو اس قسم کا درد زخم ہونے کی دلیل نہیں، لہذا اس صورت میں جب تک خون کی آمیزش کا اثر نہ ہو تب تک اس رطوبت کو ناپاک نہیں قرار دیا جائے گا۔

جو رطوبت درد یا مرض کی وجہ سے یا خون کی آمیزش کا اثر لیے ہوئے بہے اس کو مذہب حنفی میں احتیاطا ناپاک قرار دیا جاتا ہے اور اس کی وجہ سے وضو بھی ٹوٹنے کا حکم ہوتا ہے۔ اس کے کچھ دلائل درج ذیل ہیں:

ردالمحتار میں ہے: " الدم والقيح والصديد وماء الجرح والنفطة وماء البثرة والثدي والعين والأذن لعلة سواء على الأصح ...... وظاهره أن المدار على الخروج لعلة وإن لم يكن معه وجع،

تأمل. "ترجمہ: خون، پیپ، صدید (کچ لہو) اور زخم، پھڑیا، پھنسی، پستان، آنکھ یا کان سے بیماری کی وجہ سے نکلنے والا پانی ایک حکم میں ہے، اصح قول کے مطابق۔ اس کا ظاہر یہ ہے کہ دار و مدار اس بات پر ہے کہ یہ نکلنا بیماری کی وجہ سے ہو اگرچہ اس کے ساتھ تکلیف نہ ہو۔ غور کر لیں۔

(ردالمحتار، کتاب الطھارۃ، جلد1، صفحہ48، دارالفکر بیروت)

غنیہ میں ہے: "کل ما یخرج من علة من ای موضع کان کالاذن والثدی والسرۃ ونحوھا فانه ناقض علی الاصح لانه صدید "ترجمہ: ہر وہ رطوبت جو بیماری کی وجہ سے خارج ہو، چاہے کسی بھی مقام سے نکلے، جیسے کان، پستان یا ناف وغیرہ، وہ ناقض وضو ہے، اصح قول کے مطابق، کیونکہ یہ صدید (کچ لہو) ہے۔

(غنیہ شرح منیہ، نواقض وضو، صفحہ116، مطبوعہ کوئٹہ)

امام اہلسنت سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "اقول: حقیقتِ امر یہ ہے کہ درد و مرض سے جو کچھ بہے اسے ناقض ماننا اس بناء پر ہے کہ اس میں آمیزشِ خون وغیرہ نجاسات کا ظن ہے۔"

(فتاوی رضویہ، جلد1(الف)، صفحہ356، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

پھر کچھ آگے جا کر مزید فرمایا: "اقول: اور تحقیق وہی ہے **کہ وجود مرض مظنہ دم ہے اس کے ساتھ شہادت صورت کی حاجت نہیں**..... ولہذا امام برہان الدین صاحبِ ہدایہ نے کتاب التجنیس والمزید میں ناف سے جو پانی نکلے اس کے زرد رنگ ہونے کی شرط لگائی کہ احتمال دمویت ظاہر ہو کما قدمنا نقله اقول: اور یہ منافی تحقیق نہیں کہ امام ممدوح کا یہاں کلام صورت وجودِ مرض میں نہیں **اور بلا مرض بلاشبہ حکم دمویت کے لیے شہادت صورت کی حاجت۔**" **(فتاوی رضویہ، جلد1(الف)، صفحہ362،363، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)**

درمختار میں ہے: "وإن خرج (به) أي بوجع (نقض) لأنه دليل الجرح "ترجمہ: اگر رطوبت درد کے ساتھ خارج ہو، تو وضو ٹوٹ جائے گا، کیونکہ یہ زخم کی دلیل ہے۔

ردالمحتار میں ہے: "لا يعلم كون الماء الخارج من الأذن أو العين أو نحوها دما متغيرا إلا بالعلة والألم دليلها "ترجمہ: جو پانی کان، آنکھ یا اس طرح کی کسی جگہ سے خارج ہو، اس کے بارے میں یہ

معلوم نہیں ہو سکتا کہ یہ خون کی بدلی ہوئی صورت ہے، اِلّا یہ کہ بیماری ہو اور درد ہونا یہ بیماری کی دلیل ہے۔

(درمختار، جلد1، صفحہ148، 147، دارالفکر بیروت)

سوال: کیا رطوبت کا گاڑھا ہونا یا سفید ہونا یا اس میں کچھ بدبو کا آنا اس بات کی دلیل نہیں کہ اس میں خون یا پیپ کی آمیزش ہے؟

جواب: اس رطوبت کا رنگ سفید ہونا یا رطوبت کا گاڑھا ہونا خون یا پیپ شامل ہونے کی دلیل نہیں، کیونکہ طبعاً بھی یہ رطوبت سفید اور گاڑھی ہو سکتی ہے اور ہر عورت کی جسمانی کیفیت و عوارض وغیرہ سے بھی ان صفات میں تبدیلی آسکتی ہے۔ لیکوریا کی طبی طور پر ڈاکٹرز وغیرہ نے جو وضاحت کی ہے، اس میں یہ باتیں لکھی ہیں۔ (اور ہم نے اپنے تفصیلی فتوے میں اس کے اقتباسات نقل کیے ہیں۔)

یونہی رطوبت میں بدبو ہونا زخم یا بیماری ہونے کی دلیل نہیں ہوتا، بدبو کسی اور وجہ سے بھی پیدا ہو سکتی ہے۔ مثلا: کسی مقام پر زیادہ دیر ٹھہرے رہنے سے، چنانچہ بحر الرائق میں ہے: "رحم العجوز یکون منتنا فیتغیر الماء فیه لطول المکث "ترجمہ: بوڑھی عورت کا رحم بدبودار ہوتا ہے، لہذا پانی اس میں زیادہ دیر رکنے کی وجہ سے متغیر ہو جاتا ہے۔

(بحرالرائق، دارالکتاب الاسلامی، جلد1، صفحہ202، دارالکتاب الاسلامی)

سونے والے کے منہ سے نکلنے والی رطوبت میں اگرچہ قدرے بو ہوتی ہے، مگر اس کے باوجود اسے پاک ہی شمار کیا جاتا ہے، کیونکہ بو بیماری کی دلیل نہیں ہوتی۔ فتاوی رضویہ میں ہے: " ان النوم یرخی والمکث ینتن فلم یلزم کونه من علة وانما الناقض مامنها فافهم نیند کی وجہ سے اعضاء ڈھیلے ہو جاتے ہیں (اس لیے منہ کا پانی باہر آجاتا ہے) اور **دیر تک ٹھہرنے سے بدبو پیدا ہو جاتی ہے**، تو یہ لازم نہ آیا کہ وہ پانی کسی بیماری کی وجہ سے نکلا ہے اور ناقض وہی ہے، جو کسی بیماری سے ہو۔"

(فتاوی رضویہ، جلد1 (الف)، صفحہ366، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

اشکال: جو رطوبت بے بو اور خارش و جلن کے بغیر ہوتی ہے اور کبھی کبھار نکلتی ہے اسے ڈاکٹر نارمل شمار کرتے ہیں۔ لیکن اگر رطوبت قدرے بو والی ہو اور ساتھ خارش یا جلن ہو تو اسے ڈاکٹر معمول کی رطوبت شمار

نہیں کرتے، بلکہ انفیکشن اور قابل علاج شمار کرتے ہیں، تو ایسی صورت میں یہ رطوبت مطلقاناپاک ہونی چاہیے۔

جواب: اس کا جواب سمجھنے کے لیے ایک اور بات کا جاننا ضروری ہے۔ وہ یہ کہ جو رطوبت معمول کے مطابق تھوڑی بہت جسم میں پیدا ہوتی ہے اور اس کا نکل کر بہنا ناقض وضو شمار نہیں ہوتا، اگر کسی وجہ سے وہی رطوبت زیادہ پیدا ہونا شروع ہو جائے، تو محض اس زیادتی کی وجہ سے اسے ناپاک قرار نہیں دیں گے، اگرچہ رطوبت کے زیادہ پیدا ہونے کو بیماری یا Abnormal شمار کیا جائے، جیسے ناک کی رطوبت کہ عام روٹین میں خارج نہیں ہوتی یا معمولی سی کبھی کبھار نکلتی ہے، لیکن جس کو نزلہ ہو، اس کی رطوبت بکثرت نکلنا شروع ہو جاتی ہے اور ڈاکٹرز اس کو بھی قابل علاج بیماری شمار کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود اس رطوبت کو ناپاک قرار نہیں دیا جاتا کیونکہ انفیکشن وغیرہ کسی عارضے کی وجہ سے اگرچہ یہ رطوبت زیادہ آرہی ہے لیکن اس میں خون کی آمیزش کا کوئی اثر یا شبہ نہیں ہوتا۔

امام اہلسنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس بات کی طرف اپنے کلام میں واضح رہنمائی فرمائی ہے چنانچہ لکھتے ہیں: "والذی یظنہ العبد الضعیف ان ما کان خروجہ معتادا ولا ینقض لاینقض ایضا اذا فحش وان عد حینئذ علۃ فیما یعد الاتری ان العرق لاینقض فاذا فحش جدا کما فی بحران المحموم اوبعض الامراض لم ینقض ایضا وکذلک الدمع واللبن والریق فکذا المخاط..... اور بندہ ضعیف کا خیال یہ ہے کہ جو چیز عادۃً نکلتی ہے اور ناقض نہیں ہوتی وہ بہت زیادہ نکلے تو بھی ناقض نہ ہو گی اگرچہ ایسی صورت میں اسے کسی بیماری کے دائرے میں شمار کیا جائے۔ دیکھیے پسینہ ناقضِ وضو نہیں، اگر یہ بہت زیادہ آئے جیسے بخار کے بحران یا بعض امراض میں ہوتا ہے تو بھی ناقض نہیں۔ اسی طرح آنسو، دودھ، تھوک ہے، تو یہی حکم ناک کی ریزش کا بھی ہو گا... الخ" (فتاوی رضویہ، جلد1(الف)، صفحہ367، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

لہذا شرمگاہ سے نکلنے والی رطوبت اگر انفیکشن وغیرہ کی وجہ سے معمول سے زیادہ آرہی ہے اور ڈاکٹرز اس زیادہ آنے کو بیماری شمار کرتے ہیں، تب بھی فقط اتنی بات اس کے ناپاک و ناقض وضو ہونے کے لیے کافی نہیں ہے۔

نیز یہ بات واضح رہے کہ ڈاکٹرز جب انفیکشن کہتے ہیں، تو اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا، کہ جسم میں کوئی زخم یا

آبلے وغیرہ بن گئے ہیں، بلکہ یہ ان کی اصطلاح ہے جس کا مطلب ہوتا ہے کہ جسم میں جراثیم (بیکٹیریاز، وائرس یا پیراسائٹس) کا حملہ ہوا ہے اور انفیکشن کی خطرناک صورتحال تو زخم وغیرہ ہوتی ہے، لیکن ہر صورت ایسی نہیں ہوتی بلکہ کبھی تو وہاں انفلامیشن (ورم) تک نہیں ہوتا اور رطوبت نکل رہی ہوتی ہے، جیسا کہ کتاب ”معالجات امراض نسواں“ میں اس رطوبت کا علاج بیان کرتے ہوئے لکھا ہے: ”۔۔۔۔۔۔اگر یہ تدابیر عمدہ طور پر عمل میں لائی جائیں تو امید ہے کہ بہت جلد شفا حاصل ہو گی اور ورم کے پیدا ہونے اور اس کی زیادتی یا اس کے پکنے اور پھوٹنے تک نوبت نہ پہنچے گی۔“ (معالجات امراض نسواں، صفحہ 69،70)

نوٹ: لیکوریا کے اس مسئلے سے متعلق قدیم وجدید طبی ماہرین کی آراء اور کچھ فقہی ابحاث ونوٹس تحریری طور پر ہمارے پاس محفوظ ہیں، جو اختصار کی خاطر یہاں نقل نہیں کیا گیا۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

محمد ساجد عطاری

05شعبان المعظم 1442ھ/20مارچ 2021ء

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حدیث پاک

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”صفائی نصف ایمان ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنا میزان کو بھر دیتا ہے اور سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ کہنا زمین وآسمان کے درمیان ہر چیز کو بھر دیتا ہے۔“

(صحیح مسلم، کتاب الطھارۃ، باب فضل الوضوء، الحدیث ۲۲۳، صفحہ ۱۴۰)

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92   0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net

www.dawateislami.net